Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱

یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۰	۲۹۔ ماہ وفا ۱۳۲۱ ہش	۱۵۔ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ	۲۹۔ جولائی ۱۹۴۲ء	نمبر ۱۷۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷۔ وفا ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے پانچ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو ابھی تک پیچش کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ ضعف اور اسہال کی شکایت ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

مستری محمد منیر صاحب محلہ دار الفتوح کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد کل شام وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۵۔ ماہ رجب ۱۳۶۱ھ

بغیر حق ولایت کے نکاح کرنے کی پاداش

میں

دو افراد کا اخراج از جماعت احمدیہ

۲۳۔ جولائی ۱۹۴۲ء مطابق ۲۳۔ وفا ۱۳۲۱ ہش کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے میاں محمد حسین صاحب درزی۔ اور ان کی اہلیہ جنت بی کو اخراج از جماعت کی سزا دی ہے۔ بوجہ اس قصور کے کہ انہوں نے بغیر ولایت کا حق حاصل ہونے کے عبداللہ صاحب مرحوم کی لڑکی امۃ القیوم کا نکاح جو جنت بی کے بطن سے تھی۔ کر دیا ہے۔ حضور نے نکاح کے بارے میں مسئلہ ولایت و قومیت کے متعلق احکام شریعت کی متعدد بار تشریح و توضیح فرمائی ہے۔ اور گزشتہ سے پیوستہ سال ایک خطبہ جمعہ میں اس بات کا اعلان فرمایا تھا۔ کہ بغیر ولی کی رضامندی کے نکاح کرنا شریعت اسلامیہ نے قطعی طور پر منع کیا ہے۔

حضور کے تاکیدی ارشادات کے باوجود بعض احمدی حیلہ و بہانہ سے اپنے لئے کوئی نہ کوئی جواز کی صورت خیال کر کے احکام شریعت کو پس پشت ڈالتے ہوئے خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ایسے تمام افراد پر واضح ہو کہ آئندہ کسی قسم کا عذر مسموع نہ ہوگا۔

عرصہ دو سال کا ہوا ہوگا۔ کہ قادیان میں ایک خاوند بیوی کے درمیان شکر رنجی اور ناچاقی ہونے کی وجہ سے بیوی نے اپنے بچوں سمیت الگ رہنا شروع کر دیا۔ اور خاوند چونکہ دوسرا نکاح کر چکا تھا وہ اپنی بیوی سے مستغنی ہو کر اپنے بچوں سے بھی جو اس کے نطفہ سے تھے الگ تھلگ ہو گیا تھا۔ ان کی ایک لڑکی جب بلوغت کو پہونچی۔ تو ماں اور بھائیوں کو اس کے نکاح کا فکر ہوا۔ انہوں نے کوشش کی۔ کہ انہیں اجازت دی جائے مگر چونکہ باپ زندہ موجود تھا۔ اس کی موجودگی میں بھائیوں کو حق ولایت نہ پہونچتا تھا۔ اور باپ بضد تھا۔ کہ ماں کی تجویز کے مطابق لڑکی کی شادی کی وہ اجازت نہیں دے گا۔ چنانچہ جب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ تنازعہ پیش کیا گیا۔ تو حضور نے فرمایا۔ کہ دو ہی صورتیں ہیں یا باپ کو راضی کیا جائے۔ یا اگر اسے کسی وجہ سے یہ رشتہ ناپسند ہو۔ تو پھر ماں کی طرف سے اور رشتہ تجویز کیا جائے۔ یا باپ تجویز کرے۔ لیکن اگر وہ نہ کسی مجوزہ رشتہ پر راضی ہوتا ہے اور نہ خود کوئی رشتہ تجویز کرتا ہے تو سمجھا جائے گا۔ کہ وہ ناحق ضد کر رہا ہے۔ اس صورت میں لڑکی کو ماں اور اس کے بھائیوں کی طرف سے دار القضا میں رجوع کرنا چاہیئے۔ اور یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ باپ بلا معقول وجہ کے اپنی بالغ لڑکی کے نکاح میں مانع ہے۔ دار القضا کے ذریعہ اس تنازعہ کا فیصلہ بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ فریق ثانی کو یہی مشورہ دیا گیا۔ ابھی دار القضا تک نوبت نہیں پہونچی تھی۔ کہ لڑکی اسی غم سے بیمار ہو گئی۔ اور ایک دو سال بیماریوں کا تختہ مشق بننے کے بعد آخر وہ فوت ہو گئی۔ والدین کی آپس کی ضد اور ہٹ نے اس بیچاری کی زندگی کا اس طرح خاتمہ کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موجودہ شکایت میں بھی ایک قسم کے عناد اور ضد کی صورت و شکل قائم تھی۔ اور لڑکی کے نکاح کے متعلق ماں اور متعلقین کے درمیان جھگڑا تھا۔ اس جھگڑے کو نپٹانے کے لئے سیدھا اور آسان راستہ دار القضا کی طرف رجوع کرنا تھا۔ مگر یہ راستہ اختیار نہیں کیا گیا۔ اور لڑکی کا نکاح ماں کی طرف سے کر دیا گیا۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے احکام شریعت کی حرمت قائم رکھنے کی خاطر مذکوران کو جماعت سے خارج کر دیا ہے۔ تا دوسروں کے لئے عبرت ہو۔

نظارت امور عامہ کو اس اخراج کے متعلق قدرے تفصیل کے ساتھ اعلان کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ وقتاً فوقتاً شکایات آتی رہتی ہیں۔ کہ ماموں نے اپنی بھانجی کا نکاح اس کے خلاف جگہ کر دیا۔ لڑکی کا چچا یا بھائی کسی وجہ مانع تھا۔ اور ماں اور لڑکی مصر تھیں۔ کہ وہیں نکاح ہو۔ جہاں ماں نے تجویز کیا ہے۔ ورنہ کسی اور جگہ رضامند نہ ہوں گی۔ یا اسی قسم کے اور عذرات کی بنا پر ولی کی رضامندی کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ بعض دفعہ وہ عذرات فی ذاتہا صحیح ہوتے ہیں۔ مگر ان کی صحت و سقم اور حق و ناحق ہونے کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق شریعت نے افراد کو نہیں دیا۔ بلکہ خلیفہ وقت اور دار القضا کو دیا ہے۔ جو براہ راست خلافت کے ماتحت تنازعات کے تصفیہ کیلئے کارپرداز ہے۔ کیونکہ افراد اپنے حقوق کی صحت متعلق اس آزادی فکر کے ساتھ ٹھیک ٹھیک اندازہ نہیں کر سکتے جس طرح ایک غیر جانبدار شخصیت فیصلہ کر سکتی ہے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ولی جو مجوزہ نکاح کے متعلق ماں اور ماموں کی رائے کے ساتھ متفق نہیں۔ حق بجانب ہو۔ اور وہ دونوں غلطی پر ہوں۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دونوں درست رائے پر ہوں۔ اور ولی غلطی پر ہو۔ اس کا بہتر فیصلہ صرف دار القضا ہی کر سکتی ہے۔ جو فریقین کے لئے ایک غیر جانبدار شعبہ ہے۔ علاوہ ازیں یتامیٰ کا اگر کوئی ولی نہیں۔ یا اگر ولی ہے تو وہ نا اہل ہے۔ دونوں صورتوں میں ان کے اصل سرپرست خلیفہ وقت ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کے نکاح وغیرہ کے معاملات طے کرنے میں خلیفہ وقت کا مشورہ اور اجازت حاصل کی جائے خصوصاً جبکہ کسی یتیم کے حقوق تنازعات کا تختہ مشق بن چکے ہوں۔ ایسی حالت میں تو احتیاط کا پہلو اور بھی زیادہ متقاضی ہے۔

کہ حق ولایت کا تصفیہ کئے بغیر یتیم لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے۔

چونکہ عام طور پر احباب مسئلہ ولایت کے بارے میں سہل انگاری سے کام لیتے ہیں۔ صدیوں کی جہالت کی وجہ سے احکام شریعت کے متعلق محض اعلانات نے ابھی تک ان کے اندر وہ سنجیدگی اور احساس احترام پیدا نہیں کیا۔ جو شریعت کا حق ہے اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ سزا سے یہ احساس پیدا کیا جائے۔ کہ شریعت کے اس مخصوص حکم میں سہل انگاری کا ارتکاب معمولی بات نہ سمجھی جائے۔

نظارت امور عامہ حضور کے مذکورہ بالا فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے ایک ضروری نقطہ اعتدال کی طرف احباب کی توجہ مبذول کراتی ہے۔ کہ جہاں یہ ضروری ہے کہ بوقت نکاح لڑکی کی رضامندی اس کے نکاح کے متعلق حاصل ہو۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس کے نکاح میں اس شخص کی رضامندی بھی حاصل ہو جسے شریعت نے ولایت کا حق دیا ہے۔ یہ دونوں باتیں حد اعتدال کو قائم رکھنے کے لئے ضروری رکن ہیں۔ اگر ولی کی رضامندی کے بغیر کسی عورت کا نکاح پڑھا گیا۔ تو وہ نکاح شریعت کے فتوے کی رُو سے باطل ہے۔ اور اگر عورت کی رضامندی کے بغیر اس کا نکاح پڑھا گیا تو وہ بھی باطل ہے۔ شریعت اسلامیہ نے افراد کے باہمی تعلقات کی بناء پر کچھ حقوق مقرر کئے ہیں۔ ہر ایک فرد ان تعلقات کے طفیل کوئی نہ کوئی معین حق رکھتا ہے۔ باپ کا حق ہے۔ کہ وُہ اپنی اولاد کی بہتری اور بہبودی کے لئے ان کے ازدواجی تعلقات قائم کرنے میں رشتہ تجویز کرے۔ اور اولاد کا حق ہے۔ کہ وہ اپنی بہتری کے لئے انتخاب کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرے۔ باپ کو جو حق دیا گیا ہے۔ وُہ بھی خدا تعالے کا دیا ہوا ہے۔ اور اولاد کو جو حق دیا گیا ہے۔ وُہ بھی اسی کا دیا ہوا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان خداداد حقوق کا پاس رکھا جائے۔ تاکہ حد اعتدال قائم ہو کر افراد کے تعلقات ایک دُوسرے کے لئے بابرکت ثابت ہوں۔ اسی مرکزی نقطۂ اعتدال کی طرف اللہ تعالٰے ہمیں توجہ دلاتا ہوا فرماتا ہے واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا۔ اللہ کی ناراضگی سے بچو۔ جس کے ذریعہ سے تم ایک دوسرے سے اپنے حقوق کا مطالبہ کرتے ہو۔ اور تعلقات رحم کی کشیدگیوں سے بھی بچو۔ اللہ تمہارا نگران حال ہے۔ خدا تعالے نے قیام حقوق کی خاطر ہی شریعت تجویز فرمائی ہے۔ اور احکام شریعت کے نفاذ کے لئے ایک نظام مقرر کیا گیا ہے۔ شریعت الٰہیہ کی حرمت کا اگر پاس نہ رکھا گیا۔ اور اس کے نظام کو توڑا گیا۔ تو اس کا وبال خود افراد کے اپنے حقوق کی پامالی ہے۔ اور یہ سرکشی ان کی اپنی ہی سلامتی کے لئے ایک تبر تبار ہے۔ سلامتی اسی بات میں ہے۔ کہ انسان احکام شریعت کی پابندی کرے۔ اور قائم کردہ حدود سے تجاوز نہ کرے۔ جہاں حقوق کے پامال ہونے کا خطرہ ہو۔ وہاں یہ ضروری ہے۔ کہ انہیں محفوظ کرنے کے لئے اس صراط مستقیم کو اختیار کیا جائے۔ جو شریعت حقہ نے اس کے لئے واضح کر دی ہے۔

مذکورہ بالا تنازعہ میں صراط مستقیم یہی تھی۔ کہ دارالقضاء کے ذریعہ سے لڑکی کے اس آزادیٔ انتخاب کے حق کو محفوظ کرایا جاتا۔ جس کے متعلق یہ اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ وہ ضائع ہو رہا ہے۔ یہ راہ ہرگز صراط مستقیم نہیں۔ کہ افراد جو راہ وہ چاہیں اختیار کریں۔ شتر بے مہار کی سی بے راہ روی اور خود سرانہ آزادی اسلام بلکہ دنیا کا ہر عادلانہ قانون بغاوت قرار دیتا ہے۔ اور اسے اجتماع بشری کی سلامتی کے لئے تباہ کن یقین کرتا ہے۔

وہ شخص بھی باغی شریعت ہے۔ جو خداداد حق کو ناجائز استعمال کرتے ہوئے خدا کی امانت میں خیانت اور ایک ناکتخدا کے نکاح میں اسکی پسندیدگی اور ناپسندیدگی کو نظر انداز کرتا ہے۔ محض ولی ہونے کی حیثیت کسی کو یہ قطعاً حق نہیں دیتی۔ کہ وہ شریعت کے دوسرے حکم کو پس پشت ڈالتے ہوئے تجبر اور استبداد سے کام لے۔ اور نہ اولاد کا حق پسندیدگی اسے یہ اجازت دیتا ہے۔ کہ اپنے ولی کے مشورہ کو کالعدم کرتے ہوئے جو چاہے کرے۔ ولایت کا حق بھی خدا تعالے کا ہی دیا ہوا ہے۔ اور پسندیدگی و ناپسندیدگی میں اختیار کا حق بھی اسی کا دیا ہوا ہے۔ اگر کوئی اپنے خداداد حق کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور ایک ہاتھ سے اسے لینا چاہتا ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ دوسرے کو بھی اس کا خداداد حق اسی طرح دے۔ جس طرح کہ وہ اپنا حق لیتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا۔ تو وہ خود بھی اسی طرح باغی ہے۔ جس طرح کہ وہ شخص باغی شریعت ہے جو ولی نہیں اور اپنے زعم ہمدردی اور حماقت میں اپنے لئے خود بخود ایسا حق تجویز کرتا ہے۔ جو شریعت الٰہیہ نے اس کے لئے نہیں رکھا۔ اور نہ دارالقضاء کے ذریعہ سے اس نے اسے حاصل کیا ہے۔ ان میں سے ایک تجبر سے کام لے کر اپنے حق ولائت کو ناجائز طور پر استعمال کرتا ہے۔ اور ناکتخدا کے حق آزادی کو چھینتا ہے۔ تو دُوسرا اس سے بڑھ کر یہ ظلم کرتا ہے۔ کہ جو حق اس کا نہیں بلکہ دوسرے کا ہے۔ اسے جبراً اپناتا ہے۔

جبکہ دارالقضاء کے ذریعہ سے تصفیہ کی آسان راہ اس کے لئے کھلی ہے۔ اندھیر نگری میں تو یہ بالمقابل کی چھینا جھپٹی شائد جائز ہو۔ مگر اسلام ایک ایسا نور ہے۔ جس نے تمام مشکل راہیں صاف اور آسان کر دکھلائی ہیں۔ اس نور کے ہوتے ہوئے اندھیر نگری والی آپادھاپی کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اگر کوئی اس قسم کی چیرہ دستی کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ اسی بات کا سزاوار ہے۔ کہ اسے کہا جائے۔ یہ لو تمہاری راہ وُہ ہے۔ جو اندھیر نگری کو جاتی ہے۔ نہ اس دارالسلام کی راہ جو اسلام کے نور سے چراغاں ہے۔ جس کے رہنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ سیدھی اور ٹیڑھی سب راہیں دیکھیں پہچانیں۔ اور اپنے پرائے کی تمیز کریں۔ واتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیباً۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بھرتی ہونے میں سستی کیوں؟

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز اپنی جماعت کو فوجی تربیت حاصل کرنے کے لئے فوج میں بھرتی ہونے کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”اپنے ملک کی حفاظت کے لئے جان دینے سے وہی شخص انکار کر سکتا ہے۔ جو جاہل ہو۔ اور وُہ جانتا ہی نہ ہو۔ کہ اس غفلت کے کیا نتائج ہوا کرتے ہیں“

”جن لوگوں میں حس اور غیرت ہوتی ہے۔ وہ اور نہیں تو کم سے کم عزت سے جان دے دیتے ہیں۔ اور ذلت کی زندگی برداشت نہیں کر سکتے ہیں“

”یہ خدا تعالےٰ کا احسان ہے۔ کہ وہ اس انقلاب کے ذریعہ ہماری جماعت کے اندر قربانی کی رُوح پیدا کر رہا ہے۔ ہر احمدی جو اس انقلاب سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ وہ درحقیقت اپنے آپ کو اس جنگ کے لئے تیار کرتا ہے۔ جو روحانی طور پر مذاہب سے احمدیت کو پیش آنے والی ہے“

احمدیت کو پیش آنے والی فیصلہ کن روحانی جنگ جس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کے فضل سے دنیا میں احمدیت کا غلبہ ہوگا ایک مبارک جنگ ہے۔ اس کے لئے جو احمدی تیاری نہیں کرتا۔ وہ گویا بہت بڑے ثواب سے محروم رہنا پسند کرتا ہے۔ مگر کوئی مخلص احمدی یہ گوارا نہیں کر سکتا۔ پھر بھرتی ہونے میں سستی کیوں؟

Digitized By Khilafat Library Rabwah

درس الحدیث ——— از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

نزولِ وحی کے وقت کی حالت

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی۔ تو آپ کو سخت گھبراہٹ ہوتی۔ آپ اپنے دونوں ہونٹ ہلاتے۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ پڑھتے جاتے۔ تا ایسا نہ ہو کہ آپ بھول جائیں۔ اللہ تعالےٰ نے یہ کہہ کر کہ لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ۔ آپؐ کو اس سے روکا۔ اور تسلی دی۔ کہ ان علینا جمعہ وقرانہ تجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ وحی کا تیرے سینہ میں محفوظ رکھنا اور تجھے لوگوں کو سُنانے کی توفیق دینا ہمارے ذمہ ہے ؛؛

فرمایا:- دُنیا میں بعض اُمور کسبی ہوتے ہیں۔ اور بعض وھبی۔ یعنی بعض کام انسان کوشش محنت اور جد وجہد کے ساتھ سیکھتا ہے۔ اور بعض کام انسان کو بدوں اکتساب اور جد وجہد کے محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے آجاتے ہیں۔ مثلاً تیرنا ہے۔ انسان اس کو کوشش اور جد وجہد سے سیکھتا ہے۔ اس لئے یہ فعل انسان کے لئے کسبی ہے۔ لیکن ایک بطخ کا بچہ بغیر کسی خاص کوشش اور اکتساب کے تیرنے لگ جاتا ہے۔ اس کے لئے ایک وھبی امر ہے ؛؛

پس دُنیا میں بعض اُمور ایسے ہیں۔ جو ایک کے لئے کسبی ہیں۔ اور دُوسرے کے لئے وھبی۔ اسی طرح حفظ کرنے کا فعل ہے۔ یہ بھی کسب سے تعلق رکھتا ہے۔ کسی کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ کسی کا عمدہ۔ کوئی بارہ سال میں قرآن مجید حفظ کرتا ہے۔ کوئی پانچ سال میں کوئی ایک عبارت کو ایک دفعہ سُنکر یاد رکھتا ہے۔ کوئی دو دفعہ سُنکر حفظ کر سکتا ہے کسی کو بار بار رٹنا پڑتا ہے۔ غرض حفظ کرنے کے لئے ہر ایک کو کچھ نہ کچھ محنت اور جد وجہد کرنی پڑتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایک بشر تھے۔ وُہ بھی باتیں بھُول جایا کرتے تھے۔ حضور خود فرماتے ہیں۔ انما انا بشر مثلکم انسیٰ کما تنسون۔ کہ میں تم جیسا ایک بشر ہُوں جس طرح تم بھُول جاتے ہو۔ اسی طرح میں بھی بھول جاتا ہُوں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنی وحی میں یہ استثنا رکھا ہے۔ کہ نبی کی قوتِ حافظہ کا اسکی وحی پر اثر نہیں ہوتا۔ اس کے متعلق اللہ تعالےٰ کا یہ قاعدہ ہے۔ سنقرئک فلا تنسیٰ یعنی جو وحی ہم تجھ پر پڑھیں گے۔ وُہ تو نہیں بھُولے گا۔ ہاں الا ماشاء ربک اگر اللہ تعالےٰ کی مشیت کچھ بھلانا چاہے تو بھُلا سکتی ہے۔ پس نہ وحی کے یاد رکھنے میں نبی کی سعی کا دخل ہوتا ہے۔ اور نہ وُہ اس کو از خود بھُول سکتا ہے بلکہ یہ ذمہ واری اللہ تعالےٰ نے خود اپنے اوپر لی ہُوئی ہے۔ کہ ان علینا جمعہ وقرانہ۔ کہ وحی الٰہی کو نبی کے سینہ میں محفوظ رکھنے کی ذمہ واری ہم پر ہے۔ اور پھر یہ بھی ہم پر ذمہ واری ہے۔ کہ ہم نبی کو توفیق دیں۔ کہ وُہ اس وحی کو لوگوں تک پہونچائے۔ اگر وحی الٰہی کو محفوظ رکھنے کی ذمہ واری نبی پر ہوتی۔ تو خدا تعالےٰ کا کلام بندے کے کلام میں ضرور مخلوط ہوجاتا۔ اور سلسلہ وحی الہام کے جاری کرنے کا مقصد فوت ہوجاتا ؛؛

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس تصریح کے نازل ہونے سے پہلے اپنی یہ ذمہ واری سمجھتے تھے۔ کہ جو کچھ خدا تعالےٰ کی طرف سے وحی ہو۔ اس کو میں یاد کروں تاکہ لوگوں کو پہونچانے میں کوئی غلطی نہ ہوجائے۔ آپ کے متعلق آتا ہے۔ کہ جب آپ پر وحی نازل ہوتی۔ کان یعالج فی التنزیل شدۃ تو آپ اپنی ذمہ واری کے احساس سے سخت گھبراتے۔ اور آپ کو ڈر رہتا۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو میں وحی الٰہی کا کچھ حصہ بھُول نہ جاؤں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقِ دعوے پر یہ امر بھی ایک دلیل ہے۔ اگر آپ نعوذ باللہ جھوٹے تھے۔ تو آپ کو اس قدر گھبراہٹ کیوں ہوتی۔ آپ خود ہی عبارت بناتے۔ اور لوگوں کو سُنا دیتے ؛؛

پس آپ کا گھبرانا۔ اور اپنی ذمہ واری کے احساس سے فکر مند رہنا دلیل ہے اس امر کی۔ کہ آپ کو خدا تعالےٰ کی طرف سے وحی ہوتی تھی۔ اور آپ اپنے دعوے میں صادق تھے۔

اللہ تعالےٰ فاعل بالارادہ ہے

قرآن مجید میں آتا ہے۔ ومن ایاتہ خلق السمٰوات والارض واختلاف السنتکم۔ یعنی آسمانوں اور زمین کی تخلیق بھی اللہ تعالےٰ کے بہت سے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ اسی طرح تمہارا زبانوں اور رنگ وروپ کے لحاظ سے مختلف ہونا بھی اللہ تعالےٰ کا ایک نشان ہے۔

فرمایا زمین وآسمان کی پیدائش تو بے شک اللہ تعالےٰ کی ہستی پر گواہی دیتی ہے اور ادنےٰ تدبر سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اتنا بڑا منظم اور باقاعدہ کارخانہ عالم بغیر صانع کے نہیں چل سکتا۔ مگر سوال یہ ہے کہ انسان کی زبانوں کے اختلاف اور شکل وشباہت اور رنگ ڈھنگ کے اختلاف میں کیا نشان ہوسکتا ہے۔ اور اس اختلاف کو اللہ تعالےٰ نے کس بات کا نشان ٹھہرایا ہے

فرمایا۔ انسان کا ایک دوسرے سے زبان کے لحاظ سے اور رنگ روپ کے لحاظ سے مختلف ہونا خدا تعالےٰ کے فاعل بالارادہ ہونے کی دلیل ہے۔ دو طرح کے فاعل ہوتے ہیں ایک فاعل بالخاصہ جیسے مشینیں ہیں۔ کہ وُہ ایک ہی سائز اور شکل وصورت کی چیزیں بناتی ہیں۔ جس قسم کا سانچا ہوگا۔ اسی قسم کی چیزیں بن کر نکلیں گی۔ اور وُہ سب ہم شکل اور ہم سائز ہونگی۔ ان کی شکل وشباہت میں سرمو فرق نہ ہوگا۔ اسی وجہ سے وُہ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں قرار دی جاسکیں گی۔ ایک فاعل بالارادہ ہوتا ہے وُہ سانچے کی طرح چیزیں نہیں بناتا۔ بلکہ اس کے ارادہ سے چیزیں بنتی ہیں۔ اور وُہ صرف خدا تعالےٰ ہے۔ خدا تعالےٰ انسان کو پیدا کرتا ہے سب کو دو ہاتھ۔ دو پاؤں۔ دو کان۔ دو آنکھیں۔ ناک۔ مونہہ۔ غرضیکہ سب اعضا جو وُہ ایک انسان کو دیتا ہے۔ وہی دوسروں کو دیتا ہے۔ مگر باوجود اس کے خدا تعالےٰ کی صنعت میں یہ فرق ہے۔ کہ کوئی دو شخص دُنیا میں ایک دُوسرے سے بالکل مشابہ نہیں ہوتے ان میں ضرور کچھ نہ کچھ فرق ہوتا ہے جس کی وجہ سے وُہ ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں۔ تو انسان کی زبانوں میں اختلاف شکل وشباہت میں اختلاف اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالےٰ فاعل بالخاصہ نہیں۔ بلکہ فاعل بالارادہ ہے۔ اگر وُہ فاعل بالخاصہ ہوتا۔ تو ایک سانچے کی طرح ایک ہی شکل کے وجود بناتا۔ اور ان میں باہم فرق اور تمیز نہ ہوتی ؛؛ عبد الکریم شرما۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا انتباہ مستقل چندوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرنیوالوں کو

تحریک جدید کے چندوں کی تحریک کے ابتداء میں اور جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء کے موقعہ پر بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بوضاحت فرما دیا تھا۔ کہ تحریک جدید میں صرف انہی لوگوں کا چندہ لیا جائیگا۔ جو اپنے فرضیہ چندہ کے بقائے ادا کردیں گے۔ اور مستقل چندہ بھی پوری شرح سے دینگے۔ پھر اس تقریر میں فرمایا۔ کہ "تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ اور اگر ہم ہر دلعزیز والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہیں گے"

حضور کے اس منشاء کے ماتحت امید ہے۔ کہ کوئی دوست لازمی چندوں یعنی چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کو پس پشت ڈالتے ہُوئے۔ تحریک جدید کے چندہ میں حصہ نہیں لیتے ہوں گے۔ تاہم اگر کوئی دوست ایسے ہوں۔ جو باوجود لازمی چندوں کے بقایا دار ہونے کے شرح مقررہ سے کم۔ یا بے قاعدہ ادا کرنے کے تحریک جدید کا چندہ دے رہے ہوں۔ تو جماعت ہائے مقامی کے سیکرٹری صاحبان مال

موجودہ جنگ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ایک رؤیا

اور

اخبار "اہلحدیث"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تمام مذاہب کا متحدہ دعوے

دنیا میں اس وقت سینکڑوں نہیں ہزاروں مذاہب پائے جاتے ہیں۔ اور ہر مذہب کئی کئی فرقوں میں منقسم ہے۔ مگر باوجود اس قدر اختلافِ مذاہب کے اس دعوے میں تمام مذاہب کے پیرو متحد ہیں۔ کہ اگر انسان کو نجات میسر آسکتی ہے تو انہی کے مذہب پر چلکر۔ مسلمانوں کا دعوے ہے اور صحیح اور بجا دعوے ہے۔ کہ آج دنیا کی نجات اسلام کو قبول کرنے میں مضمر ہے۔ ہندوؤں کا دعوے ہے کہ ویدوں کی اتباع مکتی کے لئے ضروری ہے۔ عیسائی دعوے کرتے ہیں۔ کہ جب تک حضرت مسیح کو اقنوم نہ مانا جائے۔ اور ان کی الوہیت پر ایمان نہ لایا جائے انسان ایسی آگ میں ڈالا جائے گا۔ جہاں رونا اور دانت پیسنا ہوگا۔ زرتشتی اپنے مذہب کو تمام مذاہب کا سرتاج سمجھتے ہوئے یہ بلند بانگ دعاوی کرتے رہتے ہیں۔ کہ مذہب زرتشت ہی انسان اور خدا کا اتصال پیدا کرتا ہے۔ یہی حال یہودیوں کا ہے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے مذہب کو دوسرے تمام مذاہب سے اعلیٰ بتاتا ہے۔ اور طبعی طور پر اس تعلق کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو انسان کو اپنے مذہب سے ہوتا ہے اس قسم کا دعوے کرنا کوئی عجیب بات بھی نظر نہیں آتی۔ کیونکہ حقیقی معنوں میں مذہب وہی کہلا سکتا ہے۔ جو انسان کو سفلی زندگی سے نجات دلا کر اسے ایسا پاکیزہ اور مطہر بنا دے۔ کہ اس کا دل رب العالمین کا عرش بن جائے۔ اور اس کے ہاتھ خدا کے ہاتھ۔ اس کے پاؤں خدا کے پاؤں اس کے کان خدا کے کان اور اس کی زبان خدا کی زبان بن جائے ؎

ایک سوال

مگر سوال یہ ہے۔ کہ کیا صرف مونہہ کی لاف زنی اور زبان کے بے دلیل دعوؤں سے کوئی شخص سچا ثابت ہو سکتا ہے۔ اگر سچے مذہب کی یہی نشانی ہو۔ کہ اس کے پیرو بڑھ بڑھ کر لاف زنی کیا کریں دعوے کرتے ہوئے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیا کریں۔ لیکن خدا تعالےٰ سے اپنا کوئی تعلق ثابت نہ کرسکیں تو جھوٹے اور سچے مذہب میں کوئی تمیز باقی نہ رہے کیونکہ ایک جھوٹا اور مکار انسان بھی بڑھ بڑھ کر باتیں کرسکتا۔ اور اپنے اتقا کے دعوے کرسکتا ہے۔

اسلام کا دعوے معہ ثبوت

اسی لئے اسلام نے اس میدان میں صرف یہ دعوے ہی پیش نہیں کیا۔ کہ اس کو سچے طور پر ماننے والے نجات پائیں گے۔ بلکہ وہ اس کا عملی ثبوت مہیا کرنے کے لئے ہمیشہ ایسے لوگ پیدا کرتا رہتا ہے۔ جن کا اللہ تعالےٰ سے تعلق ہوتا ہے۔ جو ان پر اخبارِ غیبیہ کا انکشاف کرتا ہے۔ اور جو اپنے وقت پر پوری ہو کر جہاں مومنوں کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنتی ہیں۔ وہاں ان جھوٹے مدعیوں کی قلعی بھی کھل جاتی ہے جو اپنے مذہب کی فوقیت کے دعوے تو کرتے ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ کی طرف سے اپنے مذہب کی سچائی کا کوئی تازہ نشان اور تازہ ثبوت پیش نہیں کرسکتے۔ گویا یہ ایک کسوٹی ہے جو کھوٹے اور کھرے مذہب میں فرق کر دیتی ہے۔ آخر خود ہی غور کر کے دیکھ لیا جائے۔ آج دنیا میں کس قدر مذاہب نظر آتے ہیں۔ مگر کیا اسلام کے سوا کوئی مذہب بھی ہے۔ جس کا کوئی پیرو یہ کہہ سکتا ہو۔ کہ اس مذہب پر چل کر انسان خدا تعالےٰ کے کلام سے مشرف ہوسکتا۔ اور اس کے تازہ نشانات کا مورد بن سکتا ہے ؎

احمدیت

پھر اسلام کے مختلف فرقوں میں سے بھی احمدیت کے سوا کونسا فرقہ اور کونسا گروہ ہے۔ جو اپنے ساتھ خدا تعالےٰ کی تائید کے زندہ نشانات رکھتا ہے۔ کہنے کو تمام مسلمان یہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیرو ہیں۔ مگر پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ صرف کہنے سے کیا بن سکتا ہے۔ تم لاکھ دفعہ کہو کروڑ دفعہ کہو کہ تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے پیرو ہو۔ لیکن تمہارے پاس وہ نور نہ ہو۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے پیرو کے پاس ہونا چاہیئے تو ہر شخص تمہیں لاف زن تو کہہ سکے گا مگر عاشقِ رسول نہیں کہے گا۔

آج ہندوستان مذاہب کا اکھاڑہ بنا ہوا ہے۔ مگر اس اکھاڑہ میں کسی مذہب کیطرف سے کوئی پہلوان نہیں نکلتا۔ جو خدا تعالےٰ سے اپنا تعلق زندہ نشانات سے ثابت کرسکے۔ اور دوسروں کو بھی اس کمال تک پہونچانے کا دعوے کرسکے ؎

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہاں ایک پہلوان حضرت رب جلیل جسے خود خدا نے جری اللہ فی حلل الانبیاء قرار دیا ہے۔ ہمیں دکھائی دیتا ہے۔ جو بڑی شان کے ساتھ اس اکھاڑے میں کھڑا ہے اور للکار للکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ اے نادانو تمہیں مردہ پرستی میں کیا لذت ہے۔ اور مردار کھانے میں کیا مزہ۔ آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا۔ مگر پھر چپ ہوگیا۔ آج وہ ایک مسلمان کے ساتھ کلام کر رہا ہے۔ اسلام اس وقت موسےٰ کا طور ہے۔ جہاں خدا بول رہا ہے۔ کیا تم میں سے کسی کو شوق نہیں کہ اسکی آواز کو سنے۔ اور اس سے حظ اٹھائے خوش قسمت لوگوں نے اس آواز کو سنا اور وہ دوڑتے ہوئے کچھ یہاں سے اور کچھ وہاں سے کچھ مشرق سے اور کچھ مغرب سے اس کے گرد جمع ہو گئے اور ہوتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ اسکی جماعت لاکھوں تک پہونچ گئی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

پھر جب اس کی وفات کا وقت قریب آیا۔ تو اس نے اپنی جماعت کو کہا کہ تم میرے جانے سے مت گھبراؤ۔ کہ میرے بعد خدا تعالےٰ کی ایک دوسری قدرت خلافت کے رنگ میں ظاہر ہوگی۔ اور اس قدرت ثانی کے مختلف مظاہر ہمیشہ تمہارے ساتھ رہیں گے۔ وہ نبی نہیں ہوں گے۔ مگر نبوت کا نور ان میں منتقل ہوگا۔ اور وہ بھی اپنے اپنے دائرہ میں اسلام کے پہلوان ہوں گے۔ اور کوئی نہیں ہوگا۔ جو ان کا روحانی رنگ میں مقابلہ کرسکے

تازہ بتازہ نشان

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں ایسا ہی ہوا۔ آج بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر چونتیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس لمبے عرصہ میں ایک دن بھی تو ایسا نہیں آیا۔ جب جماعت احمدیہ نے دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں پیٹھ دکھائی ہو۔ اور کہا ہو۔ کہ خدا تعالےٰ کے نشانات ختم ہو چکے۔ اب آئندہ خدا تعالےٰ کا کوئی نشان احمدیت کے ذریعہ ظاہر نہیں ہوسکتا۔ تاریخ سلسلہ گواہ ہے کہ خلافت کی قیادت میں جماعت کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھا۔ اور خدا نے محض اپنے فضل سے دشمنوں پر حجت تمام کرنے اور ان کو احمدیت کے مقابلہ میں ناکام حریف ثابت کرنے کے لئے پے بہ پے نشانات نازل فرمائے۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے اور یہ اس لئے تا دنیا کو معلوم ہو۔ کہ آج دنیا کی نجات اسلام میں ہے۔ اور مسلمانوں کو معلوم ہو کہ آج مسلمانوں کی نجات احمدیت میں ہے ؎

ایک عظیم الشان نشان

انہی نشانات میں سے جو خدا تعالےٰ نے احمدیت کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ظاہر فرمائے ہیں۔ ایک عظیم الشان نشان یہ ہے کہ موجودہ جنگ جو اپنی ہولناکیوں اور تباہ کاریوں کے لحاظ سے بے نظیر ہے اور جس کے متعلق کوئی سیاست دان اور کوئی مدبر قبل از وقت کسی رائے کا اظہار نہیں کرسکتا۔ اس کے متعلق خدا تعالےٰ نے ایک نہ دو بلکہ کئی اہم امور قبل از وقت ہمارے آقا و مطاع حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز پر ظاہر فرمائے۔ اور پھر جیسا کہ آپ کو بتایا گیا تھا۔ ویسا ہی وقوع میں آگیا۔ اور ثابت ہوگیا۔ کہ آج احمدیت کے سوا اور کسی مذہب میں نجات نہیں سچا مذہب وہی ہے۔ جس پر چل انسان خدا تعالےٰ تک پہونچ سکے اور چونکہ احمدیت کے سوا اب کسی اور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مذہب پر چل کر انسان خدا تعالےٰ تک نہیں سکتا۔ اس لئے باقی سب دروازے بند ہو چکے ہیں۔

یہ اخبار غیبیہ جو موجودہ جنگ کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ پر خدا تعالےٰ نے ظاہر فرمائیں متعدد ہیں۔ اور ان کا مطالعہ ایک مومن کے ایمان کو بہت ہی بڑھانے والا ہے۔ یہ صحبت امروز میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے صرف اس رویاء کا ذکر کیا جاتا ہے جو حضور نے ۲۶ جون ۱۹۴۲ء کے خطبہ جمعہ میں لیبیا کی جنگ کے متعلق بیان فرمایا اور جو اس سے پہلے بھی جماعت کے ہزاروں دوست حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی زبان مبارک سے سن چکے ہیں۔

حضور نے یہ رویاء ستمبر ۱۹۴۰ء میں دیکھا تھا اور جیسا کہ حضور نے خود بیان فرمایا ہے۔ دوسرے ہی دن حضور نے یہ رویاء چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کو سنا دیا۔ اگلے دن چوہدری صاحب نے اس رویاء کا ذکر اپنے کئی دوستوں بالخصوص ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند کے پرائیویٹ سیکرٹری سر لیتھویٹ سے کیا۔ سر لیتھویٹ پر اس رویاء کا ایسا اثر ہوا۔ کہ دوسرے تیسرے دن جب وہ چوہدری صاحب کے ہاں چائے پر مدعو تھے۔ انہوں نے خود حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے اس رویا کے متعلق دریافت کیا۔ اور پوچھا کہ آپ نے کیا رویا دیکھا ہے جس پر حضور نے ان سے خود اپنا مکمل رویاء بیان کیا۔

دو معزز گواہ

گویا ستمبر ۱۹۴۰ء میں جب یہ رویاء دیکھا گیا۔ تو اس کے بعد حضور نے اسے مخفی نہیں رکھا۔ بلکہ فوراً ہی چوہدری سر ظفر اللہ خانصاحب کو سنایا۔ چوہدری صاحب نے کئی دوستوں سے اس کا ذکر کیا۔ یہانتک کہ سر لیتھویٹ سے بھی یہ رویاء بیان کیا گیا۔ اور سر لیتھویٹ نے تین چار دن کے اندر اندر اس رویاء کے متعلق حضور سے دریافت کیا۔ اور حضور نے تفصیلی طور پر ان سے اس کا ذکر کیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس رویاء کو مخفی نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اسی وقت اسے ظاہر کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب اور سر لیتھویٹ دو معزز گواہ اس بات کے ہیں۔ کہ یہ رویاء انہی دنوں بیان کر دیا گیا تھا۔

جلسہ سالانہ میں رویا کا ذکر

پھر جلسہ سالانہ کے ایام آئے۔ تو جیسا کہ دوستوں کو یاد ہوگا۔ حضور نے ہزاروں کے مجمع میں جہاں اپنے اور رویاء و کشوف موجودہ جنگ کے متعلق بیان فرمائے۔ وہاں یہ رویاء بھی بیان فرمایا۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا "میں نے یہ رویاء ۱۹۴۰ء کے جلسہ پر بھی بیس پچیس ہزار کے مجمع میں سنایا تھا۔ اور غالباً جلسہ کی روئیداد میں شائع بھی ہو چکا ہے"۔

ان سطور کے آخری حصہ کو لے کر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ۱۷ جولائی کے "اہلحدیث" میں "خلیفہ قادیان اور گورنمنٹ برطانیہ" کے زیر عنوان ایک مضمون لکھا ہے جس کی اور باتوں کا جواب تو انشاء اللہ بعد میں دیا جائے گا۔ سردست ان کے اس اعتراض کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے اس رویاء پر کیا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کا مطالبہ

مولوی صاحب نے جب دیکھا۔ کہ یہ رویا توحرف بحرف پورا ہو چکا ہے۔ اور اس سے انکار کرنے کی کوئی صورت نہیں۔ تو انہوں نے یہ اعتراض کر دیا۔ کہ "مکنہ بعد الوقوع کے اصول سے یہ خواب برمحل بنایا گیا ہے" یعنے نعوذ باللہ یہ خواب حضور نے حالات کو دیکھ کر بنا لیا ہے۔ ورنہ درحقیقت ستمبر ۱۹۴۰ء میں حضور نے ایسا کوئی خواب نہیں دیکھا تھا۔ اور مطالبہ کیا ہے۔ کہ اگر دیکھا تھا۔ تو ۱۹۴۰ء کے جلسہ کی شائع شدہ روئیداد میں سے یہ خواب نکال کر دکھا دیا جائے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ مطالبہ حضور کے ان الفاظ کی بناء پر کیا ہے کہ "یہ رویاء غالباً جلسہ کی روئیداد میں شائع بھی ہو چکا ہے" حالانکہ ان الفاظ میں حضور نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ یہ رویاء یقیناً جلسہ کی روئیداد میں شائع ہو چکا ہے۔ بلکہ حضور نے غالباً کا لفظ استعمال فرمایا۔ یعنی غالب خیال یہی ہے کہ شائع ہو چکا ہے۔ ممکن ہے شائع نہ ہوا ہو۔ پس جبکہ حضور نے یقینی اور قطعی طور پر اس امر کا اظہار نہیں فرمایا۔ کہ ۱۹۴۰ء کے جلسہ کی روئیداد میں یہ رویاء ضرور شائع ہو چکا ہے۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ مطالبہ کرنا کسی طرح درست نہیں ہو سکتا کہ ۱۹۴۰ء کے جلسہ کی شائع شدہ روئیداد میں سے یہ رویاء دکھا دیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۴۰ء کے جلسہ سالانہ پر حضور نے موجودہ جنگ کے متعلق اپنے کئی رویاء و کشوف اور الہامات کا ذکر کیا تھا چنانچہ ۲۱ مارچ ۱۹۴۱ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا:۔

"جلسہ سالانہ کے موقع پر میں نے موجودہ جنگ کے متعلق اپنی بعض خوابیں بیان کی تھیں ان کے علاوہ بعض اور خوابیں بھی ہیں جو منذر ہیں" (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۱ء)

پس یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ دسمبر ۱۹۴۰ء کے جلسہ سالانہ پر حضور نے موجودہ جنگ کے متعلق اپنے کئی رویاء و کشوف اور الہامات بیان فرمائے تھے۔ جن میں سے ایک رویاء وہ بھی تھا۔ جس کا حال ہی میں حضور نے خطبہ جمعہ میں ذکر فرمایا۔ اور جو لیبیا کی جنگ میں نہایت وضاحت سے پورا ہوا۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب اس کے گواہ ہیں۔ سر لیتھویٹ اس کے گواہ ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت کے وہ ہزاروں معززین گواہ ہیں۔ جو جلسہ سالانہ پر ان دنوں تشریف لائے تھے۔ حضور کی یہ تقریر تاحال شائع نہیں ہوئی مگر جب شائع ہوئی دنیا کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ کہہ کر کہ یہ رویاء حالات کو دیکھ کر بنا لیا گیا ہے۔ بہت بڑی افتراء پردازی۔ اور بہتان طرازی سے کام لیا ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ بے شک ۱۹۴۰ء کے جلسہ سالانہ کی شائع شدہ روئیداد میں اس خواب کا ذکر نہیں۔ اور نہ صرف اس خواب کا۔ بلکہ کسی خواب کا بھی مفصل ذکر نہیں۔ کیونکہ وہ بہت ہی مختصر روئیداد ہے۔ مگر اس سے رویاء کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ ہزاروں کے مجمع میں بیان کیا جا چکا ہے۔ اور اس کے گواہ سینکڑوں سے بھی متجاوز ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کا مطالبہ پورا کر دیا گیا

پھر مولوی صاحب کا یہ اعتراض کہ یہ رویاء اب بنا لیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے بھی قطعی طور پر بے بنیاد ہے۔ کہ حضور نے ۱۹۴۱ء کے جلسہ سالانہ پر بھی اس کا ذکر فرمایا تھا۔ اور چونکہ اس جلسہ کی تقریر کا کچھ حصہ شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے یہ رویاء بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس بہتان طرازی کا جواب دینے کے لئے مشیت ایزدی کے ماتحت آج سے کئی ماہ پہلے ۱۷ جنوری ۱۹۴۲ء کے الفضل میں تفصیلی طور پر شائع ہو چکا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے:۔

"اب معاصر "الفضل" کا فرض ہے۔ کہ وہ ہمیں اس پرچے کا پتہ بتائے۔ جس میں خلیفہ صاحب کا یہ خواب شائع ہوا ہے۔ ورنہ ہمارا حملہ مکنہ بعد الوقوع تسلیم کرے"

ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ۱۷ جنوری ۱۹۴۲ء کا پرچہ "الفضل" ملاحظہ فرمائیں۔ جس میں یہ رویا بتفصیل کیا گیا درج ہے۔ اس رویاء کو پڑھنے کے بعد وہ خود ہی غور کریں۔ کہ ان کا یہ الزام کہ یہ رویاء مکنہ بعد الوقوع کے اصول کے مطابق برمحل "بنایا گیا" ہے۔ کیسا غلط اور بے بنیاد ہے۔ وہ لاکھوں کی جماعت کے مقدس امام پر یہ اتہام لگاتے ہیں کہ اس نے یہ خواب حالات کو دیکھ کر بنا لیا حالانکہ اس پاک نفس امام نے یہ خواب دیکھتے ہی بیان فرما دیا تھا۔ اور اس امر کا اسی خطبہ میں ذکر ہے جس پر اعتراض کیا گیا ہے۔ پھر جلسہ سالانہ پر ہزاروں کے سامنے اسے بیان کیا گیا۔ اور ۱۹۴۱ء کے جلسہ سالانہ پر بھی بیان فرمایا۔ اور الفضل میں شائع ہو گیا۔ مگر چونکہ ۱۹۴۰ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر ابھی شائع نہیں ہوئی۔ اور مختصر روئیداد میں اس رویاء کا ذکر نہیں۔ اس لئے مولوی صاحب نے یہ بہتان باندھا۔ کہ یہ رویاء بعد میں بنا لیا گیا ہے۔ یہ ہے وہ مولویت جس پر ان کہلانے والے علماء کو ناز ہے۔ کہ جو خواب ہزاروں کے مجمع میں بیان کیا جائے جو بڑے بڑے معزز افسروں اور سرکاری عہدہ داروں کے پاس قبل از وقت بیان کر دیا جائے۔ جو کئی ماہ پہلے اخبار میں شائع کر دیا جائے۔ وہ بھی ان کے نزدیک غیب کی خبر نہیں کہلا سکتی۔ اگر ایسی خبر کو بھی غیب نہیں کہا جا سکتا۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب خود ہی بتائیں کہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تحریک بہائیت اور اسلام

بہائی تحریک کے متعلق بارہا یہ حقیقت ظاہر کی جا چکی ہے۔ کہ یہ تحریک خلاف اسلام ہے۔ اس کا وجود اسلام کے لئے نہایت خطرناک اور اسے شدید ضعف پہنچانے والا ہے۔ لیکن بہائی ہمیشہ اس تحریک کو اسلام کی ایک فرع کی حیثیت میں پیش کر کے عامۃ المسلمین کو دھوکا دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ لیکن بہائی رسالہ "پیامبر" بابت ماہ جولائی نے صاف اور واضح الفاظ میں اس تحریک کی حقیقت کو کھول کر رکھ دیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"اگر بانئے اسلام کی شخصیت بلند تھی۔ تو حضرت بہاء اللہ کی شخصیت کچھ کم نہ تھی۔ اس کتاب کو جس پر اسلام کی بنیاد ہے مسلمان بے نظیر سمجھتے ہیں۔ تو حضرت بہاء اللہ کی کتاب کو تمام دنیا بے مثل مانتی ہے۔ اگر وہ قانون جو اسلام نے دیئے تھے۔ اس وقت کے لئے بہترین تھے۔ تو جو قوانین حضرت بہاء اللہ نے دئے ہیں۔ وہ آج کے دن ہر مضطرب اور پریشان حال کی تسکین کا باعث ہیں۔ اگر اسلام کے پھیلانے والوں کی قربانیاں بڑی تھیں۔ تو حضرت بہاء اللہ کے خدام کی قربانیوں نے ہر مثال پر فوقیت حاصل کر لی ہے۔ اگر اسلام کا اثر اپنے وقت کی تاریخ پر تیز اور جلد پڑا تو امر بہائی نے جو اثر تمام دنیا کے حوادث و رجحان پر ڈالا اس سے ہر واقف کار متحیر ہے۔ اگر اسلام نے ایک ایسی عام تحریک دینداری اور اخلاق کی شروع کی جس کے اثر کا دائرہ وسیع تھا۔ تو اس عمومی تحریک نے جس کو حضرت بہاء اللہ نے شروع کیا ہے۔ اور جو عالم انسانی اور عالم مادون تک محیط ہے۔ ہر بلند پرواز کو بہت پیچھے چھوڑ دیا۔" (صـ ۲۰)

ان سطور میں تحریک بہائی کے بارہ میں جو دعوے کئے گئے ہیں۔ اُن سے قطع نظر کرتے ہوئے اس تعلق پر غور کیجئے۔ جو اسلام اور بہائیت میں ان سے واضح ہوتا ہے۔ ان کے مطالعہ کے بعد کون ہے۔ جسے اس امر میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش رہ سکے۔ کہ بہائی اپنے مقتداء بہاء اللہ کو نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت بلند و بالا شخصیت۔ اس کی تصنیف کو قرآن پاک سے افضل و اکمل اور جامع۔ اپنی قربانیوں کو دور اول کے مسلمانوں کی جان نثاریوں سے زیادہ شاندار اور دنیا کی تاریخ پر اثر کے لحاظ سے بہائیت کو اسلام سے زیادہ مؤثر اور بلحاظ اثر بہت زیادہ وسیع دائرہ رکھنے والی مانتے ہیں۔ اور اسطرح وہ بہائیت کو اسلام کی ایک شاخ اور اس کا ایک حصہ نہیں۔ بلکہ اسلام کے مقابلہ میں ایک مستقل شریعت قرار دیتے ہیں۔ جو ہر لحاظ سے اسلام سے افضل بہت زیادہ بہتر اور بہت زیادہ کامل ہے۔

باقی رہیں اُن کی تعلیاں اور بلند دعاوی سو اُن کے متعلق اتنا ہی عرض کر دینا کافی ہے۔ کہ اسلام، اسلام کے رسول اور اسلام کی شریعت کی نسبت اپنے مقتداء اس کی تحریک اور اس کی تصنیف کو منہ سے جتنا چاہیں بڑھا چڑھا کر پیش کریں۔ لیکن دنیا تو اس سے بے خبر نہیں۔ کہ جس شریعت اور جس قانون کے "اثر کے دائرہ" کو اسقدر وسیع اور "عالم انسانی" بلکہ "عالم مادون تک محیط" بتایا جاتا ہے اسے دنیا کے سامنے پیش کرنے کی بھی یہ لوگ آج تک جرأت نہیں کر سکے۔ بلکہ چھپائے چھپائے پھرتے ہیں۔ اس کا عالم مادون تک محیط اور اثر انداز ہونا تو اسی سے ظاہر ہے۔ کہ سوائے چند خاص محققین کے کسی کو آج تک یہ بھی علم نہیں کہ بہاء اللہ نے جو کتاب لکھی اس کا نام کیا ہے۔ وہ کس زبان میں ہے۔ چہ جائیکہ اس کے مضامین اور تفاصیل کا کسی کو کوئی علم ہو۔ کہا گیا ہے۔ کہ "بہاء اللہ کی کتاب کو تمام دنیا بے مثل مانتی ہے"۔ لیکن اسے بھی شاعرانہ تخیل کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے جس کتاب کی شکل تک سے دنیا کا اکثر حصہ ناآشنا ہے۔ اسے وہ بے مثل کیسے مان سکتی ہے۔ بہتر ہوتا اگر بہائی "پیامبر" اس کا کوئی ثبوت بھی پیش کر دیتا۔ بہائی قانون کے مضطرب اور پریشان حال لوگوں کے لئے باعث تسکین ہونے کی بھی ایک ہی کہی۔ جب پریشان حال لوگوں کو اس قانون کا علم ہی نہیں۔ تو وہ اُن کے لئے باعث تسکین کیونکر ہو گیا۔ پھر اس قانون سے کوئی ایسا دعویٰ تو پیش کیا ہوتا۔ جو پریشان حال لوگوں کے لئے موجب تسکین ہے جیسا کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب بہائی اللہ کے پیشکردہ قانون میں اگر کوئی ایسا دعویٰ ہو۔ تو اُسے پیش کیا جائے ورنہ مدعی سست گواہ چست والی بات ہوگی۔

دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ کا ضروری اعلان

دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے صیغہ امانت میں چونکہ اب کثرت سے حسابات امانت ذاتی کھل گئے ہیں۔ اور روزانہ کھل رہے ہیں اور ایک ایک نام کے بہت سے حسابات ایک ہی مقام میں کھلے ہوئے ہیں۔ اس لئے حساب داروں کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ وہ رقوم روانہ کرتے وقت اپنا نام اور پتہ مکمل تحریر فرمایا کریں۔ تاکہ اُسی نام کے دوسرے حساب میں رقم جمع نہ ہو جاوے۔ بعض دوست ایک پتہ پر حساب امانت کھول کر پھر دوسرے مقام سے روپیہ روانہ کرتے ہیں۔ اور اپنا سابقہ پتہ تحریر نہیں کرتے جس کی وجہ سے اُن کا دوسرا حساب امانت کھل جاتا ہے۔ جو رقوم سکرٹریان مال کی طرف سے وصول ہوتی ہیں۔ ان میں کبھی اصل حساب دار کا نام تحریر نہیں ہوتا جس کی وجہ سے رقم سکرٹری کے نام سے جمع ہو جاتی ہے جس کی طرف سے رقم وصول ہوتی ہے۔ نیز صرف امانت فنڈ لکھنا درست نہیں ہے۔ کیونکہ ذاتی حسابات دو قسم کے ہیں۔ ایک دفتر محاسب میں اور دوسرے امانت تحریک جائیداد۔ اس کی تشریح ضروری ہے۔ ورنہ رقم غلط جمع ہونیکا امکان ہے۔ ایک سکرٹری کی طرف سے امانت جائیداد کی رقوم ایک لمبے عرصہ تک حصہ جائیداد کی تفصیل سے وصول ہوتی رہیں۔ جو صیغہ میں جاتی رہیں۔ اور آخر اصل فریقین کی اطلاع آنے پر رقوم خزانہ سے برآمد کر کے امانت جائیداد میں جمع کی گئیں۔ اس قسم کی غفلتوں سے حسابات میں غلطیاں پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اس لئے حسابداران کو چاہیئے۔ کہ یا تو خود رقم براہ راست روانہ کیا کریں۔ یا اگر سکرٹریان کی معرفت رقوم روانہ کریں۔ تو اپنا اطمینان کر لیا کریں۔ کہ انکا نام اور پتہ صحیح درج ہو گیا ہے۔ نیز یہ نوٹ ضروری ہے۔ کہ رقم ذاتی امانت میں جمع ہوگی یا امانت جائیداد میں۔ امانت فنڈ لکھنا درست نہیں ہے۔ اگر پوری تفصیل نہ دی گئی۔ تو جو غلطی ہوگی۔ اس کی ذمہ داری فرستندہ پر ہوگی۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان

ضرورت ہے

دفتر میک ورکس قادیان کے لئے ایک قابل اور محنتی کلرک کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی میں کاروباری خط و کتابت اعلیٰ درجہ کی ڈرافٹ کر سکے نہایت تیز رفتاری سے ٹائپ کر سکتا ہو۔ اس کے علاوہ بک کیپنگ اور فائیلنگ اور دیگر دفتری کام کا تجربہ رکھتا ہو۔

دیگر کوائف اور تنخواہ کا فیصلہ خود مل کر یا بذریعہ خط و کتابت فرمادیں۔

مینجنگ پروپرائٹر

سرمہ ممیرا خاص

آنکھیں ایک نعمت ہیں۔ اگر آنکھوں میں کسی قسم کی تکلیف ہو۔ یا نظر کمزور ہو سرمہ ممیرا خاص استعمال کریں۔ قادیان کے بڑے بڑے گھروں میں استعمال اور مقبول ہو چکا ہے قیمت فی تولہ ؎ چھ ماشہ ؏ تین ماشہ ۱۲/

اکسیر نزلہ

پرانا نزلہ یا بار بار ہونے والا نزلہ بیماریوں کی جڑ ہے۔ اس کا بہترین علاج اکسیر نزلہ ہے قیمت یکصد قرص ؏

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اکسیر اٹھرا:- مطب عجائب گھر کی تیار کردہ "اکسیر اٹھرا" استعمال کریں۔ قیمت عطرنی تولہ مکمل خوراک ۱۱ تولے دس روپے۔ پروپرائٹر مطب عجائب گھر قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۱۹۲ :- منکہ رحمت اللہ ولد برکت علی مرحوم ساکن بھیر وچیچی ڈاکخانہ قادیان قوم ارائیں پیشہ کاشتکاری عمر قریباً ۲۴ سال پیدائشی احمدی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد موجود الوقت اراضی ۱۲ کنال سیلاب جو کہ بیع خریدی ہوئی ہے اور جس کی قیمت ۶۰۰ روپے ہے۔ دوم اراضی زمین سیلاب ۱۶ کنال بعوض مبلغ ۱۴۰ روپے رہن ہے۔ سوم اراضی ۴ کنال زمین قسم چاہی جسکا کہ میں بعض وجوہ کی بنا پر حقدار ہوں۔ میرے دادا صاحب کے نام سرکاری کاغذات میں درج ہے قیمت اندازاً ۶۰۰ روپے ہے۔ اس کے علاوہ مکان سکونتی تین عدد خام جن کی قیمت ۳۰۰ روپے اور مویشی وغیرہ کی قیمت شمار کر کے کل جائیداد تقریباً ۱۸۰۰ روپے بنتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ مذکورہ جائیداد کے میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور نہ کوئی ذرائع آمد ہیں۔ بجز اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور انشاء اللہ تازیست اس پر قائم رہونگا۔ اللہ تعالیٰ میری اس وصیت کو قبول فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ علاوہ مذکورہ جائیداد کے میری جو جائیداد مرنے کے بعد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی انجمن حقدار ہو گی۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ العبد :- رحمت اللہ موصی

گواہ شد :- اکبر علی بقلم خود

گواہ شد :- سلطان علی سکرٹری مال

نمبر ۶۱۹۳ :- منکہ نذیرہ بی بی زوجہ رحمت اللہ صاحب قوم ارائیں عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۹ء ساکن بھیر وچیچی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری موجود الوقت جائیداد سوائے چند زیورات انعام سونے کے وزن ۱/۲ ۱ تولہ اور چاندی کے اندازاً قیمت مبلغ ۲۵ روپے چوڑیاں پنچیاں بٹڑیاں وغیرہ ہیں کل قیمت تقریباً ۱۰۰ روپے ہے۔ مہر ۳۲ روپے جو کہ خاوند کے ذمہ ہے۔ یعنی کل جائیداد ۱۳۲ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور وعدہ کرتی ہوں۔ کہ میری وفات پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہو گی۔ اللہ تعالیٰ میری اس وصیت کو قبول فرمائے۔ آمین۔ الامۃ: نذیرہ بی بی موصیہ زوجہ رحمت اللہ۔ گواہ شد:- رحمت اللہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد: سلطان علی سکرٹری مال

نمبر ۶۱۹۴ :- منکہ فقیر محمد ولد کالو قوم ارائیں پیشہ زمینداره عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۲ء ساکن بھیر وچیچی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۴/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت دو کنال زمین چاہی قیمت ما عہ ہوتے ہیں اور اراضی بارانی دو گھماؤں رہن جسکی قیمت ۴۰ روپے ہے۔ مکان سکونتی بمع صحن ایک کوٹھہ جس کی قیمت ۱۰۰ روپے ہے۔ کل مذکورہ بالا میری جائیداد ۴۲۰ روپے کی ہوتی ہے۔ جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ العبد :- فقیر محمد (نشان انگوٹھا) گواہ شد :- سلطان علی سکرٹری مال - گواہ شد :- رحمت اللہ احمدی

اعلان رشتہ

ایک احمدی نوجوان جو لائلپور کے ایک زمیندار خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ڈسٹرکٹ بورڈ میں بعہدہ داروغہ ملازم ہے کیلئے رشتہ درکار ہے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں

خاکسار عبد الرحمٰن اہلمد گارڈین کچہری

لائل پور

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خان صاحب

کے سی ایس آئی انڈین ایجنٹ جنرل متعینہ چین تحریر فرماتے ہیں

"میرے بائیں ہاتھ کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا مجھے پچھلے ۲ سال سے تکلیف دے رہا تھا میں اس پر کئی ایک دوائیں لگا چکا ہوں لیکن سب بے فائدہ ہیں مسرت کہتا ہوں کہ "دلرُوزا" کی دو چھوٹی شیشیوں نے اسکو بالکل اچھا کردیا جس کیلئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں" (ترجمہ از انگریزی)

دلرُوزا خارش ایگزیما لخوریشن ڈرینگ اور نہانے کی ممانعت کے پرانے زخم کے پھوڑے پھنسی ناہو، ناسور بھگندر کھجلی گلٹی پھپل چنڈی ٹیومہا سر کو ہمیشہ کیلئے نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت عہ، عمہ، ۸ر

حکیم طاہرالدین اینڈ سنز "دلرُوزا" فیروزپور روڈ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

عوام کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ خانپور روہڑی سیکشن پر روہڑی اور سانگی کے درمیان روہڑی سبی سیکشن پر رُک اور جمرود کے درمیان اور رُک اور دادو سیکشن پر لاڑکانہ اور نانڈیرو کے درمیان اور نانڈیرو اور بدیجی کے درمیان سڑک ٹوٹ جانے کے باعث فوری طور پر مندرجہ ذیل گاڑیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔

(الف) ۱۹۔اپ اور ۲۰۔ڈاؤن خانپور اور روہڑی کے درمیان

(ب) ۵۳/۴۴ اپ اور ۵۴/۴۳ اپ روہڑی اور جیکب آباد کے درمیان

(۲) ۹۔اپ اور ۱۰۔ڈاؤن کوئٹہ کراچی میل براستہ کوٹڑی۔ لاڑکانہ۔ جیکب آباد (فیڈر لائن) چلائی جائیگی۔ اس کے نتیجہ میں روہڑی۔ کوٹڑی سیکشن پر ۱۹/۹ اپ اور ۲۰/۱۰ ڈاؤن کی کوئی مشترک سروس نہ ہو گی

(۳) روہڑی اور سانگی کے درمیان سیلاب زدہ رقبہ میں مسافروں کو کشتیوں کے ذریعہ لیجایا جائیگا

(۴) ۷۔اپ و ۸۔ڈاؤن۔ ۹۔اپ اور ۱۰ ڈاؤن، لاہور کوئٹہ تھرو سروس گاڑیاں روہڑی کی بجائے براستہ کوٹڑی لاڑکانہ اور جیکب آباد چلینگی۔

چیف اپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

شباکن

دنیا بھر میں مشہور ہو چکی ہے

شباکن ملیریا کا کامیاب علاج ہے شباکن پنجاب کے علاوہ سندھ، بنگال، بہار۔ یو۔ پی اور ہندوستان کے باہر بھی جا رہی ہے۔ ابھی ہم کو افریقہ سے چھ درجنوں کا آرڈر آیا ہے۔ ملیریا آ رہا ہے۔ آج ہی ایک شیشی خرید لیں۔ قیمت یکصد قرص ایک روپیہ

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

روحانی علاج

درود استغفار اور دعا ہے جسمانی بیماریوں کے لئے ہومیوپیتھک علاج نہایت موزوں اور لطیف علاج ہے۔ دوائیں زود اثر مگر کم خرچ ہیں ہسٹیریا۔ مردانہ امراض۔ ذیابیطس دمہ لیکوریا۔ دق۔ یرقان۔ بواسیر۔ مرگی۔ پرانا ملیریا کاربنکل۔ پائیوریا۔ ناسور۔ سانپ اور بچھو کے کاٹے کے علاج کیلئے لکھئے

ڈاکٹر ایم ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

مین کراچی لائن کے خانپور۔ روہڑی سیکشن پر سانگی اور روہڑی کے درمیان اور رُک کوئٹہ لائن پر رُک اور شکار پور کے درمیان لائن ٹوٹ جانے کے باعث عوام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ ان ٹوٹ جانے والے مقامات سے اگلے سٹیشنوں تک اپنے سفر ملتوی کر دیں تا انہیں تکلیف اور تاخیر کا شکار نہ ہونا پڑے۔ اغلباً لائن کی درستی اس مہینہ کے آخر تک ہو سکیگی

جنرل منیجر لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۷ جولائی۔ برطانیہ کے لارڈ پریوی سیل سر سٹیفورڈ کرپس نے اہل امریکہ کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کانگرس کی قرارداد اور گاندھی جی کی تحریک پر اظہار افسوس کیا اور کہا۔ کہ کانگرس نے ہندوستان سے برطانوی اثر ہٹا لئے جانے کا جو مطالبہ پیش کیا ہے۔ دنیا کی کوئی ذمہ دار حکومت اس قسم کی کارروائی نہیں کر سکتی۔ خصوصاً جنگ کے ایام میں۔ ہندوستان میں آٹھ کروڑ مسلمان ہیں جو ملک میں ہندو غلبہ اور اثر کے خلاف ہیں۔ اسی طرح کروڑوں اچھوت بھی یہ نہیں چاہتے کہ ہندو اثر ہندوستان پر چھا جائے۔ اگر کانگرس کے اس مطالبہ کو مان لیا جائے۔ تو ہندوستان میں بدامنی پھیل جائے گی۔ ہندوستان محوری طاقتوں کے خلاف اس وقت اہم مورچہ ہے۔ اور ایسے ایسی چھاؤنی بنایا جا رہا ہے۔ جہاں سے جاپان کے خلاف مؤثر کارروائی کی جا سکے۔ اس لئے ہم کوئی ایسی کارروائی ہرگز برداشت نہیں کریں گے جس سے ہندوستان میں اتحادی فوجوں کی سلامتی خطرہ میں پڑ جائے۔ اور خود ہندوستان کی سلامتی کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہاں ایسی تحریک نہ ہو۔ گاندھی جی عام سول نافرمانی کی دھمکی دے رہے ہیں۔ اور یہ لازمی ہے کہ اس سے ہمارے دشمنوں کو مدد ملے گی اور وہ خوش ہوں گے۔ لیکن ہمارا فرض ہوگا کہ ہندوستان میں قیام امن کے لئے جو کارروائی بھی ضروری ہو۔ اسے کسی ڈر کے بغیر سرانجام دیں۔ البتہ فتح حاصل ہونے کے بعد ہندوستان کو پوری آزادی ہوگی کہ جس طرح چاہے اپنے لئے سیلف گورنمنٹ قائم کرے۔ لیکن جنگ کے دوران میں ہم کبھی یہ گوارا نہ کریں گے کہ کوئی سیاسی لیڈر خواہ وہ کتنا ہی نامور کیوں نہ ہو۔ کوئی ایسی حرکت کرے۔ جس سے اتحادیوں کی جنگی کوششوں پر اثر پڑے۔

ماسکو ۲۷ جولائی۔ آج صبح کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ڈان کے زیریں علاقہ میں روسیوں کی حالت اور بھی بگڑ گئی ہے۔ روسٹوف کی باہر کی بستیوں میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے اور گو جرمنوں کو شدید نقصان ہو رہا ہے۔ مگر وہ برابر بڑھتے جا رہے ہیں۔ اہل روسٹوف نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ لڑتے لڑتے ختم ہو جائیں گے۔ مگر دشمن کے آگے ہتھیار نہ ڈالیں گے۔ روسٹوف سے بیس میل شمال مشرق میں ڈان دریا کے جنوبی کنارے پر جرمن پاؤں جمانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ دریائے ڈان ٹوٹے ہوئے جرمن ٹینکوں۔ توپوں۔ لاریوں اور جرمن سپاہیوں کی لاشوں سے پٹا پڑا ہے۔ ورونیش کے محاذ پر روسی ابتدا کر رہے ہیں۔ اور دشمن پر کاری ضربیں لگا رہے ہیں۔ وہ تین جگہ دریا کو پار کر کے اس طرف جا پہنچے ہیں۔ قلعہ بند گاؤں کبھی جرمنوں کے ہاتھ میں چلے جاتے ہیں اور کبھی روسیوں کے ہاتھ آ جاتے ہیں۔ ورونیش کے جنوبی رستوں پر جرمنوں کا نقصان ہر گھنٹہ افزوں ہے۔ روسی طیاروں نے مشرقی پرشیا کی جرمن بندرگاہ کونسبرگ پر پھر حملہ کیا۔ یہ آٹھ دنوں میں تیسرا حملہ ہے۔ شہر میں جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ اور کئی زبردست دھماکے ہوئے۔ تمام روسی طیارے بسلامت واپس آ گئے۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ رائل ایئر فورس نے شمالی فرانس میں دشمن کے اہم فوجی ٹھکانوں پر زبردست حملے کئے۔ دشمن کے طیاروں سے ان کی سخت جنگ بھی ہوئی۔ انہوں نے دشمن کے نو طیارے گرا لئے اور تین برطانوی طیارے واپس نہ آئے۔ کل روہر کے صنعتی علاقہ پر بھی حملے کئے گئے اور چار ہزار پونڈ کے پچاس بم گرائے گئے۔ برطانیہ کے ساحلی علاقہ پر دشمن کے طیاروں نے بھی کچھ سرگرمیاں دکھائیں صرف پانچ آدمی ہلاک ہوئے۔

قاہرہ ۲۷ جولائی۔ مصر میں کسی بڑی لڑائی کی خبر نہیں آئی۔ صرف گشتی دستوں کی سرگرمیاں جاری رہیں اور توپیں ایک دوسرے پر گولے برساتی رہیں۔ اتحادی طیاروں نے طبروق پر اور کریٹ پر حملے کئے نیل کی وادی میں دشمن کے تین ہوائی جہاز گرا لئے گئے۔

لنڈن ۲۶ جولائی۔ اخبار ٹائمز نے لکھا ہے کہ اس وقت چار پانچ کروڑ روسی جرمنوں کی قید میں ہیں روس کے کچھ لوہے کی پیداوار کا نصف حصہ جرمنی کے ہاتھ میں چلا گیا ہے۔ ایلومینیم کی بہت سی پیداوار بھی دشمن کو مل گئی ہے۔ اب وولگا کو جو خطرہ لاحق ہے۔ اس سے روس کے رہے سہے ذرائع بھی خطرہ میں نظر آتے ہیں۔ اور سب سے زیادہ خطرہ کاکیشیا کے تیل کو ہے اور اس کا اثر ان پانچ لاکھ اشخاص پر بھی پڑیگا۔ جو اپنی قابل زراعت اراضی کھو بیٹھے ہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود روس کے فوری زوال کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ اس وقت سوال یہ ہے کہ روس دشمن پر تباہ کن جوابی حملہ کے قابل رہ سکے گا یا نہیں۔

دہلی ۲۶ جولائی۔ بعض لوگ حکومت اور کانگرس میں مصالحت کیلئے کوشاں ہیں لیکن جہاں تک حکومت کا تعلق ہے اس کی طرف سے سمجھوتہ کیلئے کوئی سرگرمی نظر نہیں آتی۔ بلکہ وہ مقابلہ کے لئے تیار ہو رہی ہے۔ کانگرسی تحریک کو دبانے کے لئے وہ دوسری پارٹیوں سے بھی بات چیت کر رہی ہے اور کئی آرڈیننس بھی تیار کر لئے گئے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ اگر آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے ورکنگ کمیٹی کی قرارداد کو پاس کر دیا۔ تو گاندھی جی کو سیواگرام میں نظر بند کر دیا جائے گا۔

الہ آباد ۲۶ جولائی۔ پنڈت نہرو نے ایک بیان میں کہا۔ کہ ہم ہندوستان اور چین کی تباہی کو ایک تماشائی کی حیثیت سے نہیں دیکھ سکتے۔ اس لئے ایسے حالات کا پیدا کرنا لازمی ہے جو ہندوستان میں جنگ کی نوعیت کو بدل دیں اور اتحادی کاز کو مضبوط کریں۔ ہندوستان مسلح فوجوں سے بھی دشمن کے حملہ کی مزاحمت کر سکتا ہے۔ مگر وہ سلطنت برطانیہ کا باجگزار ہو کر نہیں رہنا چاہتا۔

لاہور ۲۶ جولائی۔ صدر کانگرس مولانا ابوالکلام آزاد نے آج کانگرسی کارکنوں کی میٹنگ میں کہا۔ کہ واردھا ریزولیوشن میں اتحادی اقوام کو مخاطب کیا گیا ہے۔ کانگرس کی زندگی میں اتحادیوں کو مخاطب کرنے کا یہ پہلا موقع ہے۔ اگر جواب تسلی بخش نہ ہوا تو ہماری تحریک بہت وسیع ہوگی۔ سکھر کے سیلاب میں بہت سے مکانات زیر آب ہو گئے ہیں۔ لیکن اب ہندوستان میں جو سیلاب آ رہا ہے ممکن ہے ہم سب اس میں بہ جائیں۔

قاہرہ ۲۷ جولائی۔ آج بھی مصر کی لڑائی مدھم رہی ہے۔ اتحادی فوجوں کا مورچہ تنگ ہونے کی وجہ سے جنرل آکنلک کو کچھ مشکلات درپیش ہیں۔ اس وقت دشمن کی پوزیشن اچھی ہے۔ اور وہ طاقتور بھی ہے۔ اتحادی ہوائی جہاز بہت کام کر رہے ہیں۔

ماسکو ۲۷ جولائی۔ روس میں آج بھی روسٹوف کی شمال مشرقی بستیوں میں بھیانک لڑائی ہو رہی ہے۔ روسٹوف کے شمال مشرق میں جرمن وولگا کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اسے پار کرنا چاہتے ہیں۔ دریا کے جنوبی کنارے پر انہوں نے دو مضبوط مورچے بھی قائم کر لئے ہیں۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ برطانوی طیاروں نے جرمنی میں ہمبرگ کی بندرگاہ پر حملہ کیا۔ کئی سو ہوائی جہازوں نے اس میں حصہ لیا۔ ہمارے ۲۹ ہوائی جہاز واپس نہیں آسکے۔ ہمبرگ یورپ کی سب سے بڑی بندرگاہ اور جرمنی کا دوسرا سب سے بڑا شہر ہے۔ اس پر برطانوی طیاروں کا یہ ۵۱ واں حملہ تھا۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ چند روز ہوئے نیوگنی کے شمالی کنارے کے مقام بونا پر جو جاپانی فوجیں اتری تھیں۔ اتحادی فوجوں سے اس کا تصادم ایک پہاڑی گاؤں کوکوڈا کے نواح میں ہوا۔ جاپانی فوج بونا سے چالیس میل آگے بڑھ چکی ہے۔

واشنگٹن ۲۷ جولائی۔ فلپائن میں بہت گڑبڑ ہے۔ منیلا میں بہت سے لوگ اس جرم میں پکڑے گئے ہیں۔ کہ وہ ریڈیو پر ان امریکن سپاہیوں سے بات چیت کرتے ہیں۔ جو فلپائن میں ادھر ادھر بکھرے ہوئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۶ جولائی۔ کل امریکن خفیہ پولیس نے گیارہ جرمنوں کو گرفتار کیا۔ جن کے قبضہ سے نیویارک اور نیوجرسی وغیرہ مقامات کے اہم اڈوں کے فوٹو برآمد ہوئے جو ہوائی جہاز سے لئے گئے تھے۔ ان میں مشہور پلوں۔ ریلوے لائنوں اور سڑکوں کے سلسلوں۔ جنگی اسلحہ کے کارخانوں۔ پانی کے ذخائر وغیرہ کے فوٹو بھی ہیں۔ محکمہ تفتیش کی طرف سے امریکن عوام کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ تین جرمنوں کے متعلق بہت چوکس رہیں۔ جو پلوں اور کارخانوں کو اڑانے میں بہت ماہر ہیں اور جو غالباً اس وقت امریکہ میں آئے ہوئے ہیں۔ ان کا مقصد یہاں جنگی کارخانوں کو تباہ کرنا ہے۔ ان تینوں کی تصاویر اور تفاصیل کے لاکھوں اشتہار امریکہ میں تقسیم کئے جا رہے ہیں۔

بمبئی ۲۷ جولائی۔ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کانگرس کی تجویز کے بارہ میں جو

حبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصہ کا نام نہیں۔ جوانی اس طاقت کا نام ہے جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے تو مادہ حیات پیدا کرنے والی دوا "حبوب جوانی" استعمال کریں۔

قیمت پچاس گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی